احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات | 23-جولائی 1998ء

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
213029
CPL 61

جمعرات 23 جولائی 1998ء 28 ربیع الاول 1419 ہجری 23 وفا 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 158

استقامت

حضرت ابو سفیانؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے کہا۔ اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ! مجھے دین کی کوئی ایسی بات بتائیے کہ اس کے بعد کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے۔ یعنی میری پوری تسلی ہو جائے۔ حضورؐ نے جواب دیا تم یہ کہو کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور پھر اس پر استقامت اختیار کر۔

(مسلم کتاب الایمان۔ باب جامع اوصاف الاسلام)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ابتلاء اسی واسطے آتے ہیں کہ صادق جدا ہو جائے اور کاذب جدا۔ خدا رحیم ہے مگر وہ غنی اور بے نیاز بھی ہے۔ جب انسان اپنے ایمان کو استقامت کے ساتھ مدد نہ دے۔ تو خدا تعالیٰ کی مدد بھی منقطع ہو جاتی ہے۔ بعض آدمی صرف اتنی سی بات سے دہریہ ہو جاتے ہیں کہ ان کا لڑکا مر گیا یا بیوی مر گئی یا رزق کی تنگی ہو گئی حالانکہ یہ ایک ابتلاء تھا جس میں پورا نکلتے تو انہیں اس سے بڑھ کر دیا جاتا اور رزق کی تنگی سے پراگندہ دل ہونا (صاحب ایمان) کا کام متقی کا شیوہ نہیں

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 445)

محترمہ صاحبزادی امتہ المجید

بیگم صاحبہ کو سپرد خاک کر دیا گیا

ربوہ۔22۔جولائی 1998ء۔ حضرت مسیح موعود کی پوتی، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی صاحبزادی، محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (ایم ایم احمد) امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی ہمشیرہ اور محترمہ بریگیڈیئر (ر) وقیع الزمان خان صاحب کی اہلیہ محترمہ صاحبزادی امتہ المجید بیگم صاحبہ کو آج صبح 9 بجے بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ آپ کی عمر 71 سال تھی۔ موصوفہ کی نماز جنازہ احاطہ صدر

باقی صفحہ 7 پر

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ انگلستان 1998ء

براہ راست نشر ہونے والے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ انگلستان 31۔جولائی تا 2۔اگست 1998ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقع پر ایم ٹی اے سے جو پروگرام براہ راست نشر کئے جائیں گے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جمعہ 31۔جولائی 1998ء

4-15	سہ پہر	تلاوت قرآن کریم
4-30	سہ پہر	درس ملفوظات (جلسہ سالانہ کے بارے)
4-35	سہ پہر	اسلام آباد سے براہ راست انٹرویوز
4-50	سہ پہر	درود و سلام (جلسہ گاہ کے براہ راست مناظر کے ساتھ)
5-00	سہ پہر	خطبہ جمعۃ المبارک
6-00	شام	جلسہ پر ڈیوٹی دینے والوں کا معائنہ اور افتتاح (ریکارڈنگ 98-7-26)
7-25	شام	لوائے احمدیت لہرائے جانے کی تقریب
7-30	؍؍	افتتاحی اجلاس جلسہ UK تلاوت۔ نظم اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب

ہفتہ یکم اگست 1998ء

2-00	دوپہر	تلاوت قرآن کریم
2-15	دوپہر	تقریر مکرم ابراہیم صاحب (انگریزی)
2-40	دوپہر	تقریر مکرم زاہد خان صاحب ؍؍
3-05	سہ پہر	تقریر مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (اردو)
3-35	سہ پہر	اردو نظم
3-40	سہ پہر	اعلانات
3-45	سہ پہر	حضور انور کا خواتین سے خطاب
6-10	شام	فرنچ۔ بنگالی، عربی اور ترکی احباب سے براہ راست انٹرویوز
7-00	شام	انتظامیہ جلسہ سالانہ، مہمانان خصوصی اور نمائندگان سے براہ راست انٹرویوز
8-00	رات	تلاوت قرآن کریم اور نظم
8-30	رات	حضور انور کا دوسرے دن کا خطاب

اتوار 2۔اگست 1998ء

2-00	دوپہر	تلاوت قرآن کریم
2-20	دوپہر	تقریر مکرم رشید صاحب (انگریزی)
2-45	دوپہر	تقریر امیر صاحب انگلستان (انگریزی)
3-15	سہ پہر	انٹرنیشنل مجلس سوال و جواب از حضور ایدہ اللہ تعالیٰ
5-00	سہ پہر	عالمی بیعت
6-10	شام	فرنچ، بنگالی، عربی، ترکی، ۔۔۔ احباب سے براہ راست انٹرویوز
8-00	رات	اختتامی اجلاس۔ تلاوت نظم
8-20	رات	حضور انور کا اختتامی خطاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

عالمِ روحانی کے لعل و جواہر

قادیان کا زمانہ گمنامی دہلی کے ایک اہل قلم

بزرگ کی چشمدید شہادت

حضرت منشی عبدالعزیز صاحب دہلوی، حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے قدیم اور جانثار خدام میں سے تھے آپ کی چشمدید شہادت ہے کہ۔

"اس ابتدائی زمانہ میں جبکہ میں نے بیعت کی ہے کئی دفعہ ایک ایک مہینہ اور بعض اوقات اس سے کچھ کم یا زیادہ حضرت اقدس کے آستانہ عالیہ پر قیام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ بسا اوقات طول طویل سفر بھی آپ کے ہمرکاب ہو کر کئے ہیں۔ چنانچہ ابتداء دعویٰ کے زمانہ کا وہ طول طویل سفر جس میں آپ امرتسر لاہور، سیالکوٹ، جالندھر اور کپورتھلہ وغیرہ تشریف لے گئے تھے اور جو بہت ہی عرصہ میں ختم ہوا تھا اس تمام سفر میں یہ نیاز مند برابر خدمت عالی میں حاضر رہا، بعض اوقات مع اہل و عیال مہینوں قادیان رہنے کا موقعہ ملا ہے.... اس کے علاوہ اس وجہ سے کہ مکرمہ بیوی صاحبہ کا دہلی سے تعلق ہے جو اس نیاز مند کا بھی وطن ہے اور جس میں بوجہ حالت ملازمت اب تک میرا قیام ہے اور عرصہ دراز تک اس عظیم الشان مگر بد نصیب شہر میں کسی اور شخص کا تعلق حضرت اقدس سے نہ تھا۔ مجھے خانگی خدمات کی بجا آوری کا بھی بہت کچھ موقع ملتا رہا ہے۔ میں نے وہ زمانہ اچھی طرح سے دیکھا ہے جبکہ

قادیان میں ایک ایک مہینہ رہنے کی حالت میں کبھی ایک مہمان بھی آتے ہوئے نہیں دیکھا اور کبھی اکا دکا وہ بھی کسی قرب و جوار کے گاؤں کا آگیا آگیا، نہ آیا نہ آیا"

(حیرت کی حیرانی صفحہ 21 مولفہ حضرت منشی عبدالعزیز صاحب دہلوی)

اس پس منظر میں حضرت صاحب کے یہ شعر پڑھیں تو قلب و روح وجد کر اٹھتے ہیں۔

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا۔

مامورِ ربانی کی شان خادمانہ

جناب مرزا خدا بخش صاحب مترجم چیف کورٹ پنجاب لاہور ساکن جھنگ کو ضلع جھنگ میں سب سے پہلے سلسلہ احمدیہ سے وابستگی کا شرف نصیب ہوا۔ آپ نے 24 مارچ 1889ء کو بیعت کی۔ آپ کی روایت ہے کہ

"ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ پسرم عطاء الرحمان جو چند ماہ کا بچہ تھا پیٹ کے درد سے بیمار ہو گیا اور سخت روتا تھا اور چونکہ حضور نے پاس کے ملحق مکان میں ہم خدام کو جگہ دے رکھی تھی اس لئے اس کے رونے کی آواز کو بذات خود آنجناب نے سن پایا اسی وقت اس خادم کو آواز دی کہ بچہ کیوں روتا ہے میں نے عرض کی یا حضرت اس کے پیٹ میں درد معلوم ہوتا ہے فرمایا۔ کہ ٹھہرو ہم دوائی لا دیتے ہیں میں بہت دیر تک انتظاری کرتا رہا حضرت تشریف نہ لائے آخر میں تھک کر لیٹ رہا اور یہی خیال کیا کہ شاید کثرت کار کی وجہ سے بھول گئے ہوں گے دو اڑھائی گھنٹہ کے بعد حضرت اقدس نے پھر آواز دی عاجز فوراً دوڑتا ہوا حاضر ہوا تو اول نہایت افسوس کا اظہار کیا اور پھر فرمایا کہ میں اس وقت سے صندوقوں میں دوائیں تلاش کرتا رہا ایک دوائی نہیں ملتی تھی آخر ناامیدی کے بعد ایک صندوق سے مل گئی اور اب کل اجزاء ملا کر لایا ہوں میں سن کر بہت متعجب بھی ہوا اور شرمندہ بھی ہوا کیونکہ میں کبھی بھی اس قسم کی تکلیف گوارا نہیں کر سکتا تھا خواہ کتنا ہی کوئی عزیز درد سے چلا رہا ہو اور تعجب یہ کہ موسم سخت گرمی کا تھا اور صندوق کل مکان کے اندر سب کے سب مقفل تھے۔ ایسی سخت گرمی میں مکان کے اندر دو اڑھائی گھنٹہ تک رہنا اور لیمپ کی گرمی کا علاوہ ہونا اور پھر ہر صندوق کے قفل کو کھولنا اور ایک ایک شیشی تلاش کر کے نسخہ تیار کرنا ہر ایک انسان کا کام نہیں۔

یہ صرف اس ہمدرد قوم کا خاصہ ہے کہ ماں باپ سے بھی زیادہ بلا کسی طمع دنیاوی کے شفقت اور مہربانی کرتے ہیں کیا کسی انسان میں ایسی ہمدردی پائی جاتی ہے۔"

(عسل مصفی صفحہ 785 مؤلفہ مرزا خدا بخش صاحب طبع اول اپریل 1901ء مطبع اسلامیہ لاہور)

صفت احیاءِ موتیٰ کی تجلّی

مرزا خدا بخش صاحب لکھتے ہیں۔

"قریب دو سال کا عرصہ ہوا کہ برخوردار عطاء الرحمٰن جو عاجز کا اس وقت اکلوتا بیٹا تھا.... ہمارے کسی گناہ کی شامت سے وہ اچانک ایک ایسی خطرناک بیماری میں مبتلا ہو گیا کہ اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں رہی تھی۔... اس کے ہاتھ پاؤں کی نبض ساکت ہو چکی تھی جسم بے حس و حرکت اور سرد ہو چکا تھا اور صرف گلے میں ایک آخری سانس جو نزع کے وقت نرخرہ کی آواز کی سی ہوتی ہے باقی رہ گئی تھی آنکھیں اندر گھس گئی تھیں اور سفید نکل آئی تھیں اور حلقے چشم کے سیاہ ہو گئے تھے یہ حالت زار دیکھ کر اس کی والدہ پر رنج و غم سے غشی طاری ہو گئی تھی اور دانت دانت سے مل گئے تھے اور رہا ہاتھ پاؤں اور جسم بھی سرد ہو گیا تھا مستورات کو بچہ کی موت کا خیال تو جاتا رہا اب اس کی ماں کی موت کا فکر ہو گیا حضرت اماں جان جن کو اس عاجز کی اہلیہ سے خاص انس و محبت ہے اس نظارہ کو برداشت نہ کر کے روتی ہوئی حضرت اقدس کی خدمت میں گئیں اور فرمایا کہ عطاء الرحمٰن تو مر چکا ہے لیکن اس کی ماں اس سے بھی پہلے مرتی نظر آتی ہے کوئی صورت کرنی چاہئے جس سے وہ بچ جائے حضرت اقدس کو اس حادثہ جانکاہ سے سخت صدمہ پہنچا۔

اسی وقت دعا میں مصروف ہوئے ابھی سجدہ میں تھے کہ بچہ نے آنکھ کھول دی

اس پر مستورات کا حوصلہ بڑھا اور جھٹ اس کی ماں کے پاؤں ملنے اور عرق گلاب چھڑکنا شروع کیا اور دانت کھولنے کی بڑی کوشش کی گئی بڑی دیر کے بعد انہوں نے آنکھ کھولی غرض اس مصیبت کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس کی دعا سے دونوں ماں بیٹے کی جان از سرِ نو بخشی۔"

(عسل مصفّٰی طبع اول ص 793)

ثریا بنا دیا

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا کلام

مَیں کیا بتاؤں میرے مسیحا نے کیا دیا
مَیں کیا تھا اور اس نے مجھے کیا بنا دیا

مَیں مبتلا تھا ظلمت اہواءِ نفس میں
جلوہ دکھا کے نُور کا پردہ اٹھا دیا

مجھ پر بھی ایک رات تھی ظلمات جہل کی
اس شمسِ حق نے مجھ کو بھی نور و ضیاء دیا

تحت الثریٰ کی پستیٔ اسفل کی خاک تھا
ہاں خاک سے اسی نے ثریا بنا دیا

محجوب تھا، حقائقِ ہستی سے دور تر
اک ہی نظر سے نُور کا جلوہ دکھا دیا

مستیٔ عشقِ یارِ ازل کی خبر نہ تھی
لطفِ نگاہِ ساقی نے ساغر پلا دیا

سنتے رہے خدا کو، خدا کے کلام کو
ہادی نے ہم کو دونوں تلک ہی پونچا دیا

دکھلا دیا ہے یارِ ازل کا جمال بھی
گفتار بھی سنا کے شناسا بنا دیا

صد شکر ہے کہ پا لیا مقصد حیات کا
یعنی خدا نے شرک کو دل سے مٹا دیا

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسامہ منظور

اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تونے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کانمونہ دکھایا

حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب شہید

14- جولائی کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک عظیم الشان مقام رکھتا ہے۔ یہ وہ مبارک دن ہے جب آج سے 95 سال قبل 14- جولائی 1903ء کو خدا کے ایک پیارے بندے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نے ایک بے نظیر قربانی پیش کی۔

عظمت شان

○ حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب شہید افغانستان کے صوبہ خوست میں واقعہ ایک گاؤں سید گاہ کے رہنے والے تھے۔ آپ تمام علوم مروجہ کے عالم تھے۔ ہروقت قرآن شریف اور احادیث کا درس آپ کے یہاں جاری تھا۔ کئی ہزار حدیثیں آپ کو ازبر تھیں سرکاری طور پر آپ کا بہت اعزاز کیا جاتا تھا۔ نئے امیر کی دستار بندی آپ سے کروانے میں فخر محسوس کرتے تھے۔ آپ کو گیارہ سو روپے سالانہ سرکار کی طرف سے ملتے تھے۔ آپ خوست کے رئیس اعظم تھے۔ آپ بہت مہمان نواز تھے اور قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ سے بے حد محبت کرتے تھے۔آپ کے مہمان خانے میں تیس چالیس آدمی ہروقت موجود ہوتے تھے اور دین کی باتوں میں مشغول رہتے تھے۔ ان کے کھانے کا انتظام بھی آپ کی طرف سے ہوتا تھا۔ اگر کبھی ملک میں قحط سالی آجاتی تو اپنا تمام غلہ غریبوں میں تقسیم کردیتے تھے۔ جب انگریزوں کے ساتھ سرحد پاڑہ چنار اور خوست کی تقسیم ہوئی تو امیر عبدالرحمان خان والی کابل نے آپ کو خوست کے گورنر کے ساتھ ڈیورنڈ لائن کمیشن کا ممبر مقرر کیا۔ انہی دنوں کسی شخص کے ذریعہ آپ تک حضرت مسیح موعود کی کتابیں پہنچیں۔ آپ نے ان کا مطالعہ کیا تو ان کو حق پر پایا۔ تب ان کے لئے حضرت مسیح موعود سے دور رہنا بے حد مشکل ہوگیا۔

فناشدہ وجود

○ حضرت مسیح موعود تذکرۃ الشہادتین میں فرماتے ہیں:-

"جب مجھ سے ان کی ملاقات ہوئی تو قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں نے ان کو اپنی پیروی اور اپنے دعویٰ کی تصدیق میں ایسا فناشدہ پایا کہ جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں۔ اور جیسا کہ ایک شیشہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے ایسا ہی میں نے ان کو اپنی محبت سے بھرا ہوا پایا۔ اور جیسا کہ ان کا چہرہ نورانی تھا ایسا ہی ان کا دل مجھے نورانی معلوم ہوتا تھا......

وہ کئی مہینہ میرے پاس رہے...... ابھی وہ اسی جگہ پر تھے کہ بہت سے یقین اور بھاری تبدیلی کی وجہ سے ان پر وحی اور الہام کا دروازہ کھولا گیا۔ اور خداتعالیٰ کی طرف سے کھلے لفظوں میں میری تصدیق کے بارہ میں انہوں نے شہادتیں پائیں جن کی وجہ سے آخر انہوں نے اس شہادت کا شربت اپنے لئے منظور کیا...... پس بلاشبہ اس طرح ان کا مرنا اور میری تصدیق میں نقد جان خدا کے حوالے کرنا یہ میری سچائی پر ایک عظیم الشان نشان ہے مگر ان کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں۔ انسان شک و شبہ کی حالت میں کب چاہتا ہے کہ اپنی جان دے دے اور اپنی بیوی اور اپنے بچوں کو تباہی میں ڈالے۔ پھر عجب تر یہ کہ یہ بزرگ معمولی انسان نہیں تھا۔ بلکہ ریاست کابل میں ان کی اپنی جاگیر تھی اور انگریزی عملداری میں بھی بہت سی زمین تھی اور طاقت علمی اس درجہ تک تھی کہ ریاست نے تمام مولویوں کا ان کو سردار قرار دیا تھا......اور نئے امیر کی دستار بندی بھی انہی کے ہاتھوں ہوتی تھی...... اور علاوہ مولوی کے خطاب کے صاحبزادہ اور اخوان زادہ اور شہزادہ کے لقب سے اس ملک میں مشہور تھے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

حضرت شہزادہ صاحب حضرت مسیح موعود کے پاس کئی ماہ رہے اس دوران انہوں نے حضرت مسیح موعود کے ساتھ ایک سفر بھی کیا جو جہلم کا تھا۔

واپسی کا سفر

○ شہید مرحوم امیر کابل سے 6 ماہ کی رخصت لے کر آئے تھے جب واپس جانے لگے تو حضرت مسیح موعود اور بعض دوسرے رفقاء تقریباً ڈیڑھ میل تک چھوڑنے آئے۔ جب رخصت ہونے لگے تو شہید مرحوم مٹی میں حضرت مسیح موعود کے قدموں پر گرے اور دونوں ہاتھوں سے پاؤں پکڑ لئے اور عرض کیا کہ میرے لئے دعا کریں تو حضرت صاحب نے فرمایا اچھا میں دعا کرتا ہوں تم میرے پاؤں چھوڑ دو۔ انہوں نے پاؤں نہ چھوڑے تو حضور نے فرمایا۔ الامر فوق الادب میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ چھوڑ دو۔ تب شہید مرحوم نے پاؤں چھوڑ دیئے۔

شہید مرحوم پہلے لاہور پہنچے اور تین چار دن ٹھہرے۔ کچھ کتابیں خرید کر ان کی جلد بندھوائی اور پھر براستہ کوہاٹ بنوں پہنچے۔ وہاں اپنی زمینوں کا انتظام کیا اور پھر خوست کی طرف چل پڑے۔ اس وقت کابل کا امیر حبیب اللہ خان تھا۔ جب وہ گھر پہنچے تو علاقہ کے رؤساء ملاقات کے لئے آئے تو آپ نے ان کو بتایا کہ میں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کرلی ہے۔ اس پر ان کے رشتہ دار اور دوست احباب بہت ناراض ہوئے اور خوست کے گورنر نے بھی حاضر ہو کر کہا کہ آپ ایسی باتیں نہ کریں۔ ان تمام باتوں کے باوجود آپ پیچھے نہ ہٹے اور آپ نے بادشاہ کے پانچ درباریوں کو خطوط لکھے ان سب میں آپ نے حضرت مسیح موعود کی بعثت اور اپنی بیعت کرنے کے متعلق لکھا تھا۔

گرفتاری اور قید

○ یہ تمام خطوط بادشاہ کو پیش کردیئے گئے۔ بادشاہ نے اپنے معتبر مولویوں کو بلایا تو انہوں نے کہا کہ یہ قادیانی جو مسیح ہونے کا دعویٰ کرتا ہے آدھا قرآن مانتا ہے اور آدھا نہیں لہٰذا شہزادہ صاحب کو ڈھیل نہیں دینی چاہئے ورنہ ملک میں فساد کا اندیشہ ہے۔ اس پر امیر کابل نے آپ کو گرفتار کرنے کا حکم دے دیا۔ جب آپ کو گرفتار کرکے امیر کے سامنے پیش کیا تو وہ بہت ظالمانہ جوش سے پیش آیا اور کہا کہ ان کو فاصلہ پر کھڑا کرو مجھے ان سے بو آتی ہے۔ پھر حکم دیا کہ ان کو قلعہ میں قید کردیا جائے اور زنجیر غراغراب لگادی جائے یہ زنجیر ایک من چوبیس سیر وزنی ہوتی ہے اور کمر سے گردن تک گھیر لیتی ہے۔ اس میں ہتھکڑی شامل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ آٹھ سیر وزنی بیڑی پاؤں میں ڈال دی گئی۔ حضرت شہزادہ صاحب چار مہینے تک قلعے میں قید رہے اور بار بار ان کو پیشکش ہوئی کہ توبہ کرلو تو ابھی عزت سے رہا کئے جاؤ گے۔ مگر انہوں نے جواب دیا کہ میں صاحب علم ہوں اور حق سے کیونکر انکار ہو سکتا ہے۔

بار بار کی فہمائش کے جواب میں شہید مرحوم نے کہا کہ چونکہ میں سچ پر ہوں لہٰذا مولویوں سے میری بحث کروائی جائے چنانچہ امیر نے شاہی مسجد میں خان ملا خان اور آٹھ مفتی بحث کے لئے مقرر کئے۔ اور ایک لاہوری ڈاکٹر کو جو پنجابی ہونے کی وجہ سے سخت مخالف تھا ثالث مقرر کیا۔ مباحثہ تحریری تھا اور کوئی بات حاضرین کو نہیں سنائی جاتی تھی۔ شہید مرحوم کو سوال کرنے کی اجازت نہیں تھی صرف جواب دینے کی اجازت تھی۔

صبح سات بجے سے سہ پہر تین بجے تک مباحثہ جاری رہا اور عصر کے وقت کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ اور آخری بحث میں یہ بھی پوچھا گیا کہ اگر مسیح موعود یہی قادیانی شخص ہے تو پھر تم عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کیا کہتے ہو۔ کیا وہ واپس دنیا میں آئیں گے یا نہیں۔ تو انہوں نے بڑی استقامت سے جواب دیا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں۔ ہرگز واپس نہیں آئیں گے۔ تب وہ لوگ گالیاں دینے لگے۔ اور کہا اب اس شخص کے کفر میں کیا شک رہا۔ اور بڑی غضبناک حالت میں یہ کفر کا فتویٰ لکھا گیا۔ پھر اس کے بعد شہید مرحوم کو پابہ زنجیر قید خانہ میں بھیجا گیا۔

شہادت

○ رات کو امیر کو فتویٰ بھیجا گیا اور عمداً بحث کے کاغذات نہ بھیجے گئے مگر اس نادان امیر نے یہ بھی نہ دیکھا کہ بحث کیا ہوئی اور فتویٰ پر ہی مہر لگا دی۔ اگلے روز دربار لگایا گیا اور امیر نے شہید مرحوم کو بلا کر کہا اگر اب بھی توبہ کرتے ہو اور اس قادیانی کے مسیح موعود ہونے سے انکار کرتے ہو تو عزت سے ابھی رہا کئے جاؤ گے۔ مگر شہید مرحوم نے ہر بار زور سے انکار کیا اور پھر انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں بعد قتل چھ روز تک پھر زندہ ہو جاؤں گا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ "یہ قول وحی کی بنیاد پر ہوا ہوگا جو اس وقت ہوئی ہوگی کیونکہ اس وقت شہید مرحوم منقطعین میں داخل ہو چکا تھا اور فرشتے اس سے مصافحہ کرتے تھے۔ تب فرشتوں سے یہ خبر پاکر ایسا اس نے کہا۔ اور اس قول کے یہ معنے تھے کہ وہ زندگی جو اولیاء اور ابدال کو دی جاتی ہے چھ روز تک مجھے مل جائے گی اور قبل اس کے جو خدا کا دن آوے یعنی ساتویں دن میں زندہ ہو جاؤں گا۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

آخر امیر نے ان سے مایوس ہو کر ایک لمبا

بیعت پر استقامت کی ایک درخشندہ مثال:-

"ہزاروں آدمی ہیں کہ ان بیچاروں کو دنیوی مشکلات کی وجہ سے استطاعت نہ ہونے کے باعث قادیان میں آنا دشوار ہے اور انہوں نے بذریعہ خطوط ہی بیعت کی ہوئی ہے۔ بیعت کرنے سے مطلب بیعت کی حقیقت سے آگاہ ہونا ہے۔ ایک شخص نے روبرو ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی اصل غرض اور غایت کو نہ سمجھا یا پروانہ کی تو اس کی بیعت بے فائدہ ہے اور اس کی خدا کے سامنے کچھ حقیقت نہیں۔ مگر دوسرا شخص ہزار کوس سے بیٹھا بیٹھا صدق دل سے بیعت کی حقیقت اور غرض اور وغایت کو مان کر بیعت کرتا ہے اور پھر اس اقرار کے اوپر کاربند ہو کر اپنی عملی اصلاح کرتا ہے وہ اس روبرو بیعت کرکے بیعت کی حقیقت پر نہ چلنے والے سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ دیکھو مولوی عبداللطیف صاحب شہید اسی بیعت کی وجہ سے پتھروں سے مارے گئے ایک گھنٹہ تک برابر ان پر پتھر برسائے گئے حتیٰ کہ ان کا جسم پتھروں میں چھپ گیا مگر انہوں نے اف تک نہ کی۔ ایک چیخ تک نہ ماری بلکہ ان کو اس ظالمانہ کارروائی سے پیشتر تین بار خود امیر نے اس امر سے توبہ کرنے کے واسطے کہا اور وعدہ کیا کہ اگر تم توبہ کرو تو معاف کردیا جاوے گا اور پیشتر سے زیادہ عزت اور عہدہ عطا کیا جاوے گا مگر وہ تھا کہ خدا کو مقدم کیا اور کسی دکھ کی جو خدا کے واسطے ان پر آنے والا تھا پروانہ کی اور ثابت قدم رہ کر ایک نہایت عمدہ زندہ نمونہ اپنے کامل ایمان کا چھوڑ گئے۔ وہ بڑے فاضل، عالم اور محدث تھے۔ سنا ہے کہ جب ان کو پکڑ کر لے جانے لگے تو ان سے کہا گیا کہ اپنے بال بچوں سے مل لو ان کو دیکھ لو مگر انہوں نے کہا کہ اب کچھ ضرورت نہیں یہ ہے بیعت کی حقیقت اور غرض و غایت۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 457)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوڑا کاغذ لکھا اور اس میں مولویوں کا فتویٰ درج کیا۔ اور اس میں لکھا کہ ایسے کافر کی سزا سنگسار کرنا ہے۔ تب وہ کاغذ شہید مرحوم کے گلے میں لٹکا دیا گیا اور حکم دیا کہ شہید مرحوم کے ناک میں چھید کر کے اس میں رسی ڈالی جائے۔ چنانچہ اس ظالم امیر کے حکم سے ایسا ہی کیا گیا اور شہید مرحوم کی ناک کو چھید کر اس میں رسی ڈال کر سخت عذاب کے ساتھ کھینچتے ہوئے مقتل تک گئے۔ شہر کی ہزارہا مخلوق نہایت ہنسی ٹھٹھے اور لعنت کے ساتھ شہید مرحوم کے ساتھ گئی۔ اور امیر اپنے تمام مصاحبوں کے ساتھ اور مع قاضیوں مفتیوں اور دیگر اہلکاروں کے یہ درد ناک نظارہ دیکھتا ہوا مقتل تک پہنچا اور شہر کی ہزارہا مخلوق جس کا شمار کرنا مشکل تھا اس تماشا کو دیکھنے کے لئے گئی۔

جب مقتل پر پہنچے تو شہید مرحوم کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا گیا اور پھر اس حالت میں امیر ان کے پاس گیا اور کہا کہ اگر تو اس قادیانی سے جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ انکار کرے تو اب بھی میں تجھے بچالوں گا۔ یہ آخری موقعہ تجھے دیا جاتا ہے اپنی جان اور اپنے عیال پر رحم کر۔ تب شہید مرحوم نے کہا کہ نعوذ باللہ سچائی سے انکار کیونکر ہو سکتا ہے اور جان کی کیا حقیقت ہے اور عیال و اطفال کیا چیز ہیں جن کے لئے میں ایمان چھوڑ دوں۔

تب مولویوں نے شور مچا دیا کہ ایسے کافر کو جلد سنگسار کرو تب امیر نے قاضی کو کہا کہ پہلا پتھر تم چلاؤ۔ قاضی نے کہا آپ بادشاہ وقت ہیں مگر امیر نے کہا کہ شریعت کے بادشاہ تم ہی ہو اس پر قاضی نے گھوڑے سے اتر کر پتھر چلایا جس سے شہید مرحوم کو کاری زخم لگا اور گردن ایک طرف کو جھک گئی۔ اس کے بعد بدقسمت امیر نے پتھر چلایا۔ پھر اس کے بعد ہزاروں پتھر شہید مرحوم پر پڑے یہاں تک کہ شہید مرحوم کے سر پر ایک کوٹھا پتھروں کا جمع ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا

"اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا اور جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

نعش مبارک

○ حضرت شہزادہ صاحب کے خاص شاگرد مولوی احمد نور کابلی صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب مجھے شہزادہ صاحب کے شہید ہونے کی اطلاع ملی تو میں فوراً کابل پہنچا اور ایک دوست کو ساتھ لے کر رات کے وقت شہزادہ صاحب کی نعش پتھروں سے نکالی تو اس وقت ایسی خوشبو آئی جیسی مشک سے آتی ہے۔ جب ہم نعش اٹھانے لگے تو وہ اتنی بھاری تھی کہ اٹھائی نہیں جاتی تھی اس وقت میں نے کہا "جناب یہ وقت بھاری ہونے کا نہیں" تو نعش اسی وقت اس قدر ہلکی ہو گئی کہ ہم نے آسانی سے اٹھالی۔ شہر کے شمال کی طرف ایک پہاڑی بالائی سار نامی تھی

کہاں ہیں جو ہوتے ہیں اس پہ نثار
جھکاتے ہیں سر اپنے کو کر کے پیار
کہاں ہیں کہ جب اس سے کچھ پاتے ہیں
تعشق سے قرباں ہوئے جاتے ہیں
کہاں ہیں جو الفت سے سرشار ہیں
جو مرنے کو بھی دل سے تیار ہیں
کہاں ہیں جو بھرتے ہیں الفت کا دم
اطاعت سے سر کو بنا کر قدم

درثمین

اس کے دوسری طرف ان کے آباؤ اجداد کا قبرستان تھا وہاں ان کو دفن کر دیا۔ تقریباً ایک سال بعد ان کے ایک شاگرد میرو نامی کو پتہ چلا تو اس نے قبر سے میت نکالی اور سید گاہ لے جاکر دفنادی اور اچھی سی قبر بنادی۔ لوگوں کو پتہ چلا تو دور دور سے آنے لگے اور قبر پر چڑھاوے چڑھانے لگے۔ تب امیر نصراللہ خان نے جو بادشاہ کا بھائی تھا خوست کے گورنر کو حکم دیا کہ شہید مرحوم کی لاش کو نکال کر آگ یا دریا میں ڈال دیا جائے اور ان کی لاش نکالنے والے کو سزا دی جائے چنانچہ گورنر خوست نے آدمی بھیج کر قبر سے ہڈیاں نکلوالیں۔ بعض آدمی کہتے ہیں کہ دریا میں ڈال دیں اور بعض کہتے ہیں کہ کسی مقبرے میں دفنا دی گئیں۔ بہرحال خدا نے شہید مرحوم کی قبر کو شرک کی ملونی سے پاک رکھا۔

محترم سید فقیر محمد صاحب جو افغانستان کے رہنے والے تھے اور سید احمد نور صاحب کے رشتہ داروں میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ صاحبزادہ صاحب فرماتے تھے یہ زمانہ مسیح موعود کے ظاہر ہونے کا ہے..... پھر ہم کو نصیحت کرتے کہ جب مسیح موعود ظاہر ہوں تو ان کو مان لینا۔ ہم کو سید عبداللطیف صاحب نے اس طرح تیار کر رکھا تھا جس طرح ایک سپاہی میدان جنگ کے لئے تیار رہتا ہے اور پھر پیٹھ نہیں دکھاتا۔

(الحکم جلد 28۔ جنوری 1936ء بحوالہ ماہنامہ انصاراللہ مارچ 94ء)

شہزادہ صاحب کی قید کے وقت آپ کے اٹھارہ لڑکے لڑکیاں اور چار بیویاں تھیں جنہیں نہایت ذلت اور عذاب کے ساتھ خوست سے گرفتار کر کے بلخ کے قید خانہ میں پہنچا دیا گیا تھا۔ جہاں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد جب یہ خاندان رہا ہوا تو صرف چھ لڑکے لڑکیاں اور ایک بیوی زندہ بچیں۔

آج سے تقریباً 95 سال قبل حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف شہید کی شہادت کے موقع پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ

"آسمان کے نیچے ایسے خون کی اس زمانہ میں نظیر نہیں ملے گی۔ ہائے اس نادان امیر نے کیا کیا کہ ایسے معصوم شخص کو کمال بے دردی سے قتل کر کے اپنے تئیں تباہ کر لیا۔ اے کابل کی زمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بدقسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی کہ تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

الفضل انٹرنیشنل سے

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ جرمنی

اللہ تعالیٰ کے خاص و کرم سے مجلس انصاراللہ جرمنی کو اپنا اٹھارواں سالانہ اجتماع مورخہ 15 تا 17 مئی 1998ء بمقام Bad-Kreuznach منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

اس سالانہ اجتماع کی سب سے اہم خصوصیت یہ تھی کہ اس اجتماع میں پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلی بار شمولیت فرما کر اس اجتماع کی برکات اور رونق کو دوبالا فرمایا اور مجلس انصاراللہ جرمنی کے لئے اسے تاریخی اجتماع بنا دیا۔ جرمنی بھر میں مجالس کی کل تعداد 219 ہے۔ امسال اجتماع کے موقع پر سو فی صد نمائندگی ہوئی۔ گذشتہ سال 178 مجالس سے ۱۷۱ مجالس کے 1065 انصار نے شمولیت کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ 15۔ مئی کو ٹھیک پونے دو بجے مقام اجتماع میں تشریف لائے تو پنڈال کے باہر مکرم و محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی، نائب صدران، ممبران مجلس عاملہ اور ناظمین علاقہ جات انصاراللہ جرمنی نے اپنے پیارے آقا کے استقبال کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور نے لوائے انصاراللہ لہراتے ہوئے صدر صاحب انصاراللہ کو بھی ہاتھ لگانے کا ارشاد فرمایا پھر محترم امیر صاحب جرمنی کے لوائے جرمنی لہرانے کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے پنڈال میں تشریف لائے۔

حضور نے خطبہ جمعہ کے ساتھ اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ خطبہ جمعہ میں مالی قربانی کی روح اور اس کے معیار کو بہتر بنانے پر زور دیا۔ نماز جمعہ اور عصر کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق کھیلوں کا انعقاد ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے والی بال اور باسکٹ بال کے میچز دیکھے۔ بعدہٗ تقریباً پونے چھ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت مجلس عاملہ انصاراللہ جرمنی بشمول ناظمین علاقہ جات کو شرف ملاقات بخشا۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ممبران کو نصائح سے نوازتے ہوئے فرمایا کہ تمام انصار کو اپنی جسمانی صحت کی طرف بھی بھرپور توجہ دینی چاہئے تاکہ وہ تندرست اور چاک و چوبند جسم کے ساتھ دین کی کماحقہ خدمت کر سکیں۔ اس کے لئے آپ نے اپنی بعض آزمودہ غذاؤں اور ورزش کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا روزانہ بلاناغہ سوائے کسی مجبوری کے ورزش کرنی چاہئے۔ ورزش میں پیدل چلنے اور ہلکی دوڑ کم از کم 2 کلو میٹر روزانہ کا معمول ہو۔ حضور انور نے اپنے متعلق فرمایا کہ آپ 4 کلو میٹر روزانہ صبح کی سیر کرتے ہیں۔

15۔ مئی کی شام کو روح پرور دلچسپ اور ایمان افروز مجلس علم و عرفان کا انعقاد ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام سائلین کے تسلی بخش جوابات مرحمت فرمائے۔ تمام پنڈال سامعین سے پر تھا۔ تقریباً تمام عمر کے احباب نے سوالات میں حصہ لیا۔

مورخہ 16۔ مئی کی ابتدا نماز تہجد سے ہوئی۔ نماز فجر کے بعد درس حدیث، سیر اور ناشتہ کے بعد پروگرام کے مطابق علمی مقابلہ جات ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے شروع ہو کر ایک بجے دوپہر ختم ہوئے۔ حاضرین نے بڑے ذوق و شوق سے ان کو سنا اور دیکھا اور مقابلہ میں حصہ لینے والوں کی حوصلہ افزائی کی۔ سابقہ روایات کے تحت امسال بھی صرف وہی احباب ان مقابلہ جات میں حصہ لے سکے جو اپنے اپنے ریجنل اجتماعات میں پوزیشن لے کر آئے تھے۔

مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے نو احمدی احباب نے بھی تلاوت قرآن مجید، نظم اور تقریر کے مقابلہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس کے علاوہ ان بھائیوں کے کھیلوں کے بھی مقابلہ جات ہوئے۔

اسی روز اجلاس دوم کی کارروائی مکرم محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد مکرم و محترم مولانا ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ نے نہایت پراثر تقریر بعنوان "توبۃ النصوح" فرمائی مغرب و عشاء کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد ساڑھے نو بجے سے 10 بجے تک بیت بازی کا دلچسپ مقابلہ جرمنی بھر کے تمام ریجنز کے درمیان ہوا۔ اس مقابلہ بیت بازی کو بہت ذوق و شوق اور دلچسپی سے سنا گیا۔ مکرم حاجی غلام محی الدین صاحب کے گروپ نے یہ مقابلہ جیت لیا۔

17۔ مئی کی ابتداء نماز تہجد، نماز فجر با جماعت اور درس حدیث سے ہوئی۔ اجتماعی سیر اور ناشتہ سے فراغت کے بعد کھیلوں کا پروگرام شروع ہوا۔ کھانے اور ظہر و عصر کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد اجلاس دوم کی کارروائی مکرم محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ آپ نے اپنے خطاب میں زریں اور قیمتی نصائح سے ممبران مجلس عاملہ کو نوازا۔ آپ نے فرمایا کہ انصاراللہ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں اپنی جسمانی صحت کی طرف بھرپور توجہ دینی چاہئے اور اس سلسلہ میں گیمز صرف مقابلہ جات کے لئے ہی نہ کھیلی جائیں بلکہ سارا سال ان کھیلوں کو جاری رکھنا چاہئے۔ نیز آپ نے اہل علم حضرات کی توجہ بھی اس طرف مبذول کروائی کہ وہ اپنے علوم سے اپنی آئندہ نسلوں کو بھی بہرہ ور کریں اور اپنے ان علوم کے خزانوں کو اپنے ساتھ ہی نہ لے جائیں۔ آپ نے کامیاب اجتماع کے انعقاد پر تمام ممبران کو مبارک باد دی۔ بعدہٗ صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے اپنے مختصر خطاب میں اجتماع کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تمام منتظمین اور

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصیر احمد انجم

قسط اوّل

حضرت عمر بن عبد العزیز اور ان کے تجدیدی کارنامے

خلافت راشدہ کے بعد نیم تربیت یافتہ مسلمانوں اور غیر عربی اقوام میں جاہلی رجحانات عود کر آئے تھے۔ بیت المال خلیفہ کی ذاتی جاگیر بن گیا تھا۔ پیشہ ور شعراء اور خوشامدی درباریوں کا ایک طبقہ پیدا ہو گیا تھا جس پر امت مسلمہ کی دولت بے دریغ صرف ہو رہی تھی۔ حضرت نبی اکرم ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق خلافت راشدہ کے اختتام کے بعد "ملکاعاضاً" کا دور دورہ تھا۔ طاؤس و رباب رقص و سرود مسلم حکمرانوں کے دربار کی رونق تھے' انہیں ملک کی گرتی ہوئی اخلاقی حالت سے کوئی سروکار نہ تھا مسجدیں ویران ہو رہی تھیں۔ اور بدعات بڑھ رہی تھیں۔

61ھ میں حضرت حسینؓ کی شہادت کا جانگسل واقعہ رونما ہوا۔

امت محمدیہ انتشار کا شکار تھی۔ مروان کے زمانے میں ایک طرف توابین کا خروج تھا تو دوسری طرف مختار بن ابی عبید ثقفی ظاہر ہو چکا تھا جس نے خود کو مہدی وقت ظاہر کیا اور قتل حسین کے نام پر بہت سے بے گناہوں کے سر قلم کرا دیئے جو عرب اس کے مقابل اٹھے انہیں قتل کرا دیا۔ خوراج الگ فتنہ بن کر ظاہر ہوئے تھے حرم مقدس جہاں گھاس کے سوا کسی درخت کو کاٹنا بھی ممنوع تھا وہاں جنگ و جدل شروع ہو چکا تھا اور انسان گاجر مولی کی طرح کٹ رہے تھے حجاج نے حرم پر سنگ باری کرائی جس سے خانہ کعبہ کی عمارت کو نقصان پہنچا۔

مروان نے ایک بدعت یہ جاری کی کہ خطبہ عید نماز سے پہلے شروع کرا دیا۔

(ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب الخطبہ)

اموی بادشاہ نماز تاخیر سے پڑھاتے تھے اور صحابہ کہا کرتے تھے نماز ضائع ہو گئی خطبات میں میں حضرت علیؓ کے خلاف زبان طعن دراز کی جاتی تھی اور سب و شتم سے کام لیا جاتا تھا۔

یہ وہ سنگین و پر آشوب حالات تھے جو زبانِ حال و قال سے ایک مصلح کا مطالبہ کر رہے تھے تب خدا نے دین کی تجدید کرنے کا اپنا وعدہ پورا کیا اور 99ھ میں حضرت عمر بن عبد العزیز کے وجود میں مسلمانوں کو ایک مجدد عطا کیا جنہوں نے فاروقی عہد کی یاد تازہ کردی۔

(تلخیص از تاریخ اسلام نصف اول صفحہ 357)

ولادت و نسب آپ 61ھ میں پیدا ہوئے آپ بانی سلطنت بنو امیہ مروان کے پوتے تھے آپ کی والدہ ام عاصم حضرت عمرؓ بن خطاب فاروق اعظم کی پوتی تھیں فاروقیت اور امویت کے اس سنجوگ کے نتیجہ میں ایک جوہر قابل ظاہر ہوا جس نے خلافت راشدہ کی یاد تازہ کردی۔

بشارت حضرت عمرؓ بن خطاب فرمایا کرتے تھے کہ میری اولاد میں سے ایک شخص پیدا ہو گا جس کے چہرے پہ داغ ہو گا۔ اور وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا۔

(تاریخ الخلفاء اردو ترجمہ ص 258 وطبقات ابن سعد جلد 5 ص 330)

یہ پیشگوئی حضرت عمر بن عبد العزیز کے وجود میں پوری ہوئی۔ چہرے پر داغ بھی تھا اور عدل پھیلانے کا عزم بھی شروع سے ہی کر رکھا تھا۔ جب ولید نے انہیں مدینہ کی گورنری پیش کی تو انہوں نے اس شرط پر اسے قبول کیا کہ میں دوسرے عمال کی طرح ظلم نہیں کروں گا

(عمر بن عبد العزیز رشید اختر ندوی ص 69)

سریر خلافت پر آنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ سے احیائے دین کا کام لینا تھا اس لئے ماہ صفر 99ھ میں آپ خلیفہ بنے اور خلافت کے بعد آپ کی زندگی یکسر بدل گئی اب آپ عمرؓ بن خطاب کے جانشین نظر آتے تھے جب اپنے پیش رو سلیمان کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر آرہے تھے تو آپ کو شاہی سواریاں پیش کی گئیں۔ آپ نے انہیں خالی واپس لوٹا دیا اور فرمایا مجھے میرا خچر ہی کافی ہے

(طبقات الکبریٰ جلد 5 ص 338)

جب آپ کو خلیفہ منتخب کیا گیا تو آپ نے آغاز خلافت میں تقریر کی جس میں آپ نے فرمایا۔

...... میں (اپنی طرف سے) کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں ہوں بلکہ صرف احکام الٰہی کو نافذ کرنے والا ہوں۔ خود اپنی طرف سے کوئی بدعت پیدا کرنے والا نہیں بلکہ محض پیرو ہوں۔

اور واقعتاً دو سال کے قلیل عرصہ میں آپ نے احکام الٰہی کو ہی نافذ کیا۔ بدعات کا خاتمہ کیا۔ امراء و عمال کا احتساب کیا اور بگڑی ہوئی قوم کی اصلاح کردی۔

وفات آپ بڑے شکیل تھے۔ رنگ گورا اور چہرہ وجیہ تھا۔ خلافت کی کل مدت دو سال پانچ ماہ تھی 101ھ میں اس دنیا سے رخصت ہوئے اس بات کے قرائن موجود ہیں کہ آپ کے خاندان والوں نے زہر دے کر آپ کی زندگی کا خاتمہ کیا۔ دیر سمعان میں دفن ہوئے چالیس برس عمر پائی۔

(طبقات ابن سعد جلد نمبر 5 ص 319)

تجدید دین

آپ نے جو تجدیدی کارنامے کیے مختلف اطوار سے ان کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

تدوین حدیث آپ کا یقیناً سب سے بڑا کارنامہ تدوین حدیث کی طرف شدت سے رغبت اور اس کی طرف عملی توجہ ہے۔

ابو بکر بن حزم کو جو کہ ایک بڑے عالم تھے۔ تدوین حدیث کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھا۔ جہاں حدیث رسول ﷺ پاؤ اسے لکھ لو کیونکہ میں علم کے مٹ جانے اور علماء کے ختم ہو جانے سے ڈرتا ہوں۔

اس کے ساتھ تعیین فرمائی کہ عمرہ بنت عبد الرحمٰن انصاریہ اور قاسم بن محمد بن ابی بکرہ کے ذخیرہ روایات کو فوراً قلم بند کیا جائے۔ عمال سلطنت اور مشاہیر علماء کو بالعموم اس کی ضرورت کی طرف توجہ دلائی اور گشتی فرمان جاری کیا فرمایا رسول اللہ کی حدیثوں کو جمع کرو اس امر کے لئے آپ نے علماء کے خصوصی وظائف مقرر کر دیے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ علماء کی توجہ اس طرف ہو گئی اور بعد میں پھر باقاعدہ حدیثوں کے عظیم الشان مجموعے تیار ہوئے۔ سعد بن ابراہیم اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

کہ عمر بن عبد العزیز نے ہمیں احادیث جمع کرنے کا حکم دیا تو ہم نے کاپیاں لکھ ڈالیں۔ اور آپ نے جہاں جہاں آپ کی حکومت تھی اس کا ایک ایک نسخہ بھجوا دیا۔

(تاریخ اسلام معین الدین ندوی حصہ اول ص 523)

آپ کا یہ کارنامہ یقیناً عظیم الشان اور قابل بیان ہے۔ اب تدوین حدیث کا جب بھی تذکرہ ہو گا تو آپ کا نام سرفہرست ہو گا۔

شریعت اسلامیہ و سنت نبوی کا نفاذ

اسلام کی حالت زار کا بیان پہلے کیا جا چکا ہے اب صرف آپ کی مساعی جمیلہ کا ذکر ہی کیا جائے گا آپ نے آغاز خلافت میں ہی ایک فرمان جاری کیا جس میں فرمایا۔

اسلام کے کچھ حدود و قوانین و سنن و شرائع ہیں۔ جو ان پر عامل ہو گا اس کے ایمان کی تکمیل ہو گی جو ایسا نہیں کرے گا اس کا ایمان نامکمل رہے گا اگر زندگی نے وفا کی تو میں تمہیں اس کی تعلیم دوں گا حتیٰ کہ تم ان پر کاربند ہو جاؤ گے۔ اگر اس سے پہلے میرا وقت آگیا تو میں تمہارے درمیان رہنے پر کچھ ایسا حریص بھی نہیں ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب قول النبی بُنی الاسلام علی خمس)

آپ احیائے شریعت کے بارہ میں اتنے سنجیدہ اور فکر مند تھے کہ آپ کے ہر فرمان۔ ہر خط اور مراسلے میں شریعت پر عامل رہنے اور بدعات سے پرہیز کرنے کی تلقین ہوتی تھی۔ چنانچہ ابن جوزی لکھتے ہیں۔

کہ عمر بن عبد العزیز کا ہر خط ان تین باتوں میں سے کسی ایک پر مشتمل ہوتا تھا۔ سنت کے احیاء پر' بدعت کے خاتمے پر یا اس انعام پر جو آپ لوگوں میں تقسیم کرتے تھے۔

(سیرت عمر بن عبد العزیز رشید اختر ندوی ص 81)

ایک خط میں عمال سلطنت کو فرماتے ہیں۔

"میں نے تم کو حکومت کا جو کام سپرد کیا ہے اور جو اختیارات تفویض کیے ہیں ان میں سے تم کو احتیاط اور خوف خدا کی ہدایت کرتا ہوں...... تمہاری نظر اپنے اوپر اور اپنے عمل پر رہے اور ان چیزوں کی طرف جو تمہارے رب تک پہنچائیں...... تم اچھی طرح جانتے ہو کہ حفظ و نجات اس پر منحصر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں منزل مقصود تک پہنچ جاؤ اور اس یوم موعود کے لئے وہی چیز تیار رکھو جو خدا کے ہاں کام آنے والی ہو۔ اور دوسروں کے واقعات میں تم نے ایسی عبرتیں دیکھی ہیں جن کے برابر ہمارا وعظ و نصیحت موثر نہیں ہو سکتا۔

(ایضاً صفحہ 92)

پابندی نماز نماز میں بڑی بے قاعدگی آگئی تھی خصوصاً حجاج نے نماز کی پابندی بالکل ترک کر دی تھی نیز خلفائے بنو امیہ عمداً اور رسماً تاخیر سے نماز پڑھتے تھے۔ آپ نے اس رسم کا خاتمہ کیا۔ اول وقت میں نماز کا اہتمام کرتے اور پابندی کا یہ عالم تھا کہ موذن دروازے پر آکر یہ کہتا تھا السلام علیک یا امیر المومنین و رحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ وہ سلام ختم نہ کر پاتا تھا کہ آپ نماز کے لئے باہر تشریف لے آتے

(طبقات ابن سعد جلد 5 ص 337)

آپ بیت المال سے موذنین کو وظیفہ دیا کرتے تھے لوگوں کو اس بارہ میں تلقین کرتے رہتے تھے ایک مرتبہ فرمایا۔

جس نے نماز ضائع کی وہ دوسرے فرائض اسلام کا سب سے زیادہ ضائع کرنے والا ہو گا

(سیرت عمر بن عبد العزیز عبد السلام ندوی 124)

آپ نے عدی بن ارطاۃ کو فرمان لکھا کہ حجاج کے طریق کو ترک کر دو کیونکہ وہ نماز کو تاخیر سے ادا کیا کرتا تھا۔

زکوٰۃ آپ نے زکوٰۃ کا ایسا موثر نظام بنایا کہ زکوٰۃ و صدقہ قبول کرنے والا کوئی نہ ملتا تھا یحییٰ بن سعید کہتے ہیں۔

میں افریقہ میں تحصیل زکوۃ پر مقرر تھا۔ زکوٰۃ کی وصولی کے بعد اس کا مصرف ایک بھی نہ ملا حتیٰ کہ میں نے چند غلام آزاد کرا کے ان کے حقوق کی ذمہ داری مسلمانوں کے سپرد کردی۔

(سیرت عمر بن عبد العزیز عبد السلام ندوی ص 169)

اسی طرح حجاج نو مسلموں سے بھی جزیہ وصول کیا کرتا تھا۔

آپ نے اسے بند کر دیا اس پر مصر میں اتنے مسلمان ہوئے کہ حیان بن شریح نے لکھا کہ آمدنی گھٹ گئی ہے اور مجھے قرض لے کر مسلمانوں کو وظائف دینے پڑتے ہیں۔ آپ نے اسے لکھا کہ جزیہ بہرحال موقوف کر دو رسول اللہ ﷺ ہادی بنا کر بھیجے گئے تھے محصل بنا کر نہیں۔

(کتاب الخراج ص 75)

شراب پر پابندی ان ایام میں شراب کا رواج عام ہو رہا تھا۔ محلوں میں اور بازاروں میں ہر جگہ شراب چلتی تھی غیر مسلم مسلمان باشندوں کے شہروں میں آکر شراب کی فروخت کرتے تھے آپ نے حکماً اس پر پابندی لگا دی اور شراب نوشی کی دوکانوں کو بند کر دیا۔ شراب کی مشکوں کو پھاڑنے اور مٹکوں کو توڑنے کا حکم دیا۔

باغ فدک مروان نے باغ فدک کو ذاتی جاگیر میں شامل کر لیا تھا اور آل رسول کو اس کی آمدنی سے محروم کر دیا تھا۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین کے طرز عمل کے مطابق بنو ہاشم پر خرچ کرنا شروع کر دیا

(تاریخ اسلام نصف اول ص 500)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے وطن کی سیر

عبدالصمد قریشی

بلتستان اور سکردو

بلتستان ایک خوبصورت اور جنت نظیر خطہ پاکستان کے انتہائی شمال میں واقع ہے۔ یہ علاقہ اپنے انتہائی بلند پہاڑ مثلاً K.2 بڑے بڑے دیوہیکل گلیشئرز مثلاً سیاچین اور بالتورو (Baltoro) خاموش جھیلوں اور حسین آبشاروں کی وجہ سے دنیا میں ایک منفرد مقام رکھتا ہے۔ اس علاقے کی اوسط بلندی تقریباً 7500 فٹ ہے۔ بارش کی کمی کی وجہ سے یہ علاقہ اس قدر سرسبز وشاداب نہیں جس قدر وادی کاغان اور وادی سوات ہیں۔ لیکن اپنے منفرد حسن کی بدولت دنیا بھر کے سیاحوں کی توجہ کا مرکز ہے۔

محل وقوع کے لحاظ سے اس کے شمال میں چین کا صوبہ سنکیانگ ہے مشرق کی سمت لداخ مغرب کی جانب گلگت اور جنوب میں مقبوضہ کشمیر ہے۔ بلتستان کا ضلعی ہیڈ کوارٹر سکردو ہے جو دریائے سندھ کے کنارے واقع ہے۔ بلتستان سطح سمندر سے تقریباً 7500 فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ ضلع سکردو کی مشہور وادیوں میں خپلو (Khaplu) رونڈو (Rondu) خارمنگ (Kharming) شیگر (Shigar) اہم ہیں۔ ان میں خپلو اور شیگر زیادہ مشہور ہیں۔ اس کے علاوہ ست پارہ اور کچورا جھیلیں سکردو کے حسن میں مزید اضافہ کرتی ہیں۔ یہاں پر موسم سرما انتہائی سرد جبکہ موسم گرما میں بھی موسم قدرے سرد لیکن خوشگوار ہوتا ہے۔ اپریل سے لے کر 31۔ اکتوبر تک موسم سیاحت کے لئے بہت موزوں ہوتا ہے۔ ان ایام میں اہل ذوق اور سیاحت کے شوقین لوگ بڑی تعداد میں یہاں کی سیر کے لئے آتے ہیں۔ ٹریکرز اور کوہ پیماؤں کے لئے یہ علاقہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ کسی زمانہ میں ان علاقوں تک پہنچنا قدرے مشکل ضرور تھا مگر شاہراہ ریشم کی تعمیر نو کے بعد اب علاقوں تک پہنچنا اتنا مشکل نہیں رہا۔

ست پارہ جھیل

ست پارہ جھیل سکردو سے تقریباً 8 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے جھیل تک جیپ کے ذریعے تقریباً 20 منٹ لگتے ہیں ویسے زیادہ تر لوگ پیدل جانا پسند کرتے ہیں۔ اس خوبصورت جھیل پر برف موجود ہے مگر موسم گرما میں جھیل قدرے صاف ہو جاتی ہے لیکن برف کے آثار باقی رہتے ہیں۔ اس شفاف جھیل کے بیچوں بیچ ایک چھوٹی سی جزیرہ نما جگہ ہے۔ اس جھیل پر لوگ مچھلی کا شکار بھی کرتے ہیں۔ یہ جھیل خوبصورت اور برف پوش پہاڑوں میں گھری ہوئی ہے اور اس کا صاف و شفاف پانی ان پہاڑوں کا عکس خوبصورت انداز میں پیش کرتا ہے یہاں پہنچ کر انسان خود کو کسی اور دنیا میں محسوس کرتا ہے۔ ست پارہ جھیل کے جنوب میں دنیا کا بلند ترین اور وسیع ترین میدان واقع ہے جسے دیوسائی میدان کہتے ہیں۔ فطرت کو جانچنے والے اس میدان میں پہنچ کر بھی ایک عجیب سی لذت محسوس کرتے ہیں۔

کچورا جھیل

کچورا جھیل کا سکردو سے فاصلہ تقریباً 30 کلومیٹر ہے بذریعہ جیپ یہاں تک پہنچنے میں تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ لگتا ہے۔ نیلگوں رنگ لئے پرسکون یہ جھیل قدرت کا شاہکار لگتی ہے۔ خاص طور پر بہار کے موسم میں اس کے کناروں پر رنگا رنگ پھول اور پھل دار درخت جھیل کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔ گرمیوں کے دنوں میں ان درختوں پر پھل پک جاتے ہیں۔ یہاں کا سب سے اہم پھل خوبانی ہے یہ یہاں پر کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔

وادی شیگر

وادی شیگر سکردو سے 32 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے جیپ کے ذریعے تقریباً دو گھنٹوں میں وہاں پہنچا جا سکتا ہے۔ اس وادی کا شمار دنیا کی خوبصورت ترین وادیوں میں کیا جاتا ہے ٹریکرز حضرات کے ٹو اور نانگا پربت کے لئے سفر کا آغاز یہیں سے کرتے ہیں۔

وادی خپلو

سکردو سے تقریباً 103 کلومیٹر کے فاصلہ پر وادی خپلو واقع ہے۔ جیپ کے ذریعے یہاں تک پہنچنے میں تقریباً 6 گھنٹے لگتے ہیں۔ اس وادی کے ساتھ مشہور چوٹیاں ماشر برم (Masherbrum) K.6 ‘K.7 شربی کانگ (Sherpi Kang) اور سیاکانگری (Sia Kangri) وغیرہ واقع ہیں۔ سیاحت ٹریکنگ اور کوہ پیمائی کے شوقین حضرات کی بہت بڑی تعداد ہر سال ان علاقوں میں آتی ہے۔

دیگر قابل ذکر مقامات

سکردو کی دیگر قابل ذکر اور دیکھنے والی جگہوں میں یہاں کا مشہور مندوق کھار محل Mindoq Khar Palace (جسے پھولوں کا محل بھی کہا جاتا ہے) اور یہاں کا مشہور قلعہ خارفوچو قلعہ Kharfocho fort سکردو کے قریب ایک پہاڑی کی چوٹی پر واقع ہیں۔

یہ علاقہ ماضی میں بدھ تہذیب کا گہوارہ رہا ہے۔ سکردو کے قریب مشہور بدھسٹ روک ہمیشہ سے سیاحوں کی توجہ کا مرکز رہی ہے۔

پاکستان کے شمالی علاقہ جات اپنی خوبصورتی کے لحاظ سے تو بے مثال ہیں ہی مگر اس کے ساتھ ساتھ ماضی کی روایات کے امین بھی ہیں۔ گزرے وقتوں کی داستانیں یہاں بکھری پڑی ہیں جو کہ دراصل ہماری تاریخ کا حصہ ہیں۔ یہاں کی سیاحت کے لئے آنے والوں کی اکثریت کا تعلق غیر ممالک خصوصاً یورپین ممالک سے ہوتا ہے۔ ہم پاکستانیوں کی اکثریت ابھی تک ان علاقوں کی اہمیت سے بے خبر ہے۔ کیا ہمارے لئے یہ بات قابل فکر نہیں کہ غیر ہمارے ان علاقوں کے بارے میں ہم سے زیادہ باخبر ہوں؟

☆......☆......☆......☆

محمد ہادی

ISO انٹرنیشنل سٹینڈرڈ آرگنائزیشن

I.S.O 9000 انٹرنیشنل سٹینڈرڈ آرگنائزیشن کا مخفف ہے۔ جو عالمی طور پر کمپنیوں کی مصنوعات کو اعلیٰ سطح پر فروغ دینے کے لئے ایک خصوصی کوالٹی سسٹم ہے۔ جس کے تحت بین الاقوامی تجارت کی ان کمپنیوں کو اجازت ہوگی جو اپنی مصنوعات معیاری سطح پر تیار کر کے دیگر ممالک کے ساتھ کاروبار کرنا چاہتی ہیں۔ I.S.O کوالٹی سسٹم کے مختلف درجے ہیں۔ 9000 کوالٹی سسٹم ابتدائی درجہ ہے۔ جس کے تحت مصنوعات کی تیاری ایک خصوصی انتظام کے تحت ہونی چاہئے۔ تاکہ مصنوعات تیار کرنے والوں میں ایک باقاعدہ نظام اور شعور کا جذبہ بیدار ہو۔ اور اہلیت کے نتیجہ میں معیاری مصنوعات برآمد ہوں۔ I.S.O 9000 کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد کوالٹی کے دیگر معیار بھی ہیں۔ لیکن سردست I.S.O 9000 کے ابتدائی درجہ کا تعارف کرانا مقصود ہے۔

آئی ایس او 9000 کوالٹی سسٹم کے معیار آج کل بین الاقوامی تجارت کا بلند ترین معیار ہیں دنیا کے ستر سے زائد ممالک ان معیاروں کو دفتری طور پر اپنا چکے ہیں یورپین کمیونٹی (E.C) ان معیاروں کو ترقی دینے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے آج کل کمپنیاں جو مصنوعات تیار کرتی ہیں ای سی کے نقطہ نظر سے انہیں اپنی مصنوعات بین الاقوامی سطح پر تیار کرنے کے لئے رجسٹرڈ کرانی چاہئیں۔

ای سی کی اکثر کمپنیاں جو عرب ممالک اور یو ایس اے وغیرہ سے متعلق ہیں اب تقاضا کرتی ہیں کہ تمام وہ تاجر جو بین الاقوامی سطح پر تجارت کرتے ہیں آئی ایس او 9000 کوالٹی سسٹم کی رجسٹریشن حاصل کریں۔ چنانچہ چند سال بعد آئی ایس او 9000 کے سرٹیفکیٹ کے بغیر بین الاقوامی کاروبار کے لئے کمپنیوں کو نااہل قرار دے دیا جائے گا 1997ء کی شماریات کے مطابق جو کمپنیاں کاروبار کے اس معیار تک پہنچ چکی ہیں ان کی تعداد 45000 ہے ان میں سے 28000 یو کے میں ‘ 15000 جرمنی میں 1000 فرانس میں ‘ 200 انڈیا میں ‘ 300 سنگاپور میں ‘ 250 ملیشیا میں ‘ 30 ترکی میں اور 15 کمپنیاں تائیوان میں ہیں ‘ بلحاظ براعظم ان کمپنیوں کی تعداد یوں ہے۔

یورپ 38000
آسٹریلیا / نیوزی لینڈ 3000
یو ایس اے 2000
مشرق بعید 1600

بقیہ دنیا 300

آئی ایس او 9000 کوالٹی سسٹم دنیا کے ہر حصے کے کاروباری اداروں پر اثر انداز ہے اس لحاظ سے ضروری ہے کہ پاکستانی کمپنیاں اس کی اہمیت کو سمجھیں اور مصنوعات کی کوالٹی کے اس معیاری سسٹم کو اپنائیں۔ پاکستان کی چند بڑی کمپنیاں اس سسٹم کے سرٹیفکیٹ کے حصول کے لئے منزل کی جانب اپنے سفر کا آغاز کر چکی ہیں۔ جن میں کریسنٹ بورڈ کی ملز پیش پیش ہیں ‘ فلپس کمپنی اور چند دیگر بڑی کمپنیاں آئی ایس او 9000 کا سرٹیفکیٹ حاصل کر چکی ہیں بعض کمپنیوں کو ابھی دشواریوں کا سامنا ہے اور اس ضمن میں انہیں رہنمائی کی ضرورت ہے آج کل مسٹر کامران موسیٰ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف کوالٹی کنٹرول کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ اور آئی ایس او 9000 فورم کے ممبر ہیں۔ ضرورت مند کمپنیاں ان سے رابطہ قائم کر کے رہنمائی حاصل کر سکتی ہیں۔

آئی ایس او 9000 کے لئے ضروری ہے کہ کمپنی کے تمام عملہ اور افسران کی مطلوبہ تربیت کی جائے اور دفاتر کے نظام کو مطلوبہ قوانین کے تحت از سر نو عمل پیرا کیا جائے جو اس کوالٹی سسٹم کے تقاضوں کے عین مطابق ہو۔ اس مقصد کے لئے کمپنی کی تنظیم اوپر کی سطح سے شروع کی جانی چاہئے یعنی کمپنی کے مالکان اور افسران پہلے اس طریق کار کے مطابق خود تربیت یافتہ ہوں۔ پھر نچلے عملہ کے ہر فرد کی تربیت کا خصوصی انتظام کر کے طریق کار کے مطابق فرائض سرانجام دیں۔ اس طرح جب تک کمپنی کا ہر فرد تربیت یافتہ نہ ہوگا۔ آئی ایس او 9000 کے معیار تک نہیں پہنچا جا سکتا۔ ابھی تک پاکستان کی بے شمار کمپنیوں میں ایسے اقدام کی طرف توجہ نہیں ہے اور یہ بڑی غلطی ہے۔

الغرض آئی ایس او 9000 کے کوالٹی سسٹم کے مطابق کمپنیاں اپنا نظام طریق کار‘ عملہ کی تربیت اور تمام کارکردگی کو نئی شکل دیں اور نئی سطور پر کام کر کے اپنی مصنوعات بہتر بنائیں تاکہ وہ اپنا کاروباری مفاد حاصل کر سکیں۔ اس طرح یہ کمپنیاں آئی ایس او 9000 کے سرٹیفکیٹ کے حصول کے بعد بین الاقوامی سطح پر تجارت کی اہل قرار دے دی جائیں گی۔ اور دیگر ممالک کے ساتھ کاروبار میں شریک ہو سکیں گی۔ ورنہ جو اس دوڑ میں پیچھے رہ جائے گا۔ وہ معیاری تجارت کا اہل نہ ہوگا۔

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت ضلع لاہور کے دل کا بائی پاس آپریشن 9- جولائی 1998ء کو لندن میں ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آپریشن کامیاب رہا اور آپ 17- جولائی کو گھر تشریف لے آئے۔ کمزوری زیادہ ہے۔ جملہ احباب سے محترم چوہدری صاحب کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترم سید امین احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کراچی میں ہسپتال میں داخل ہیں اور صحت میں کوئی قابل ذکر بہتری نہیں ہوئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری احمد دین صاحب جو جماعت احمدیہ فیصل آباد شہر کے کارکن و عہدہ دار ہیں بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ 26 روز الائیڈ ہسپتال کے سپیشل وارڈ CCU میں داخل رہنے کے بعد 10- جولائی کو گھر آگئے ہیں۔ احباب انکی مکمل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

○ محترمہ امتہ الرشید صاحبہ اہلیہ احمد خان صاحب باجوہ (سابق معلم وقف جدید) محلہ دارالفتوح غربی ربوہ دل کی تکلیف میں مبتلا ہیں اور تقریباً دو ماہ سے ہلکا ہلکا بخار بھی ہے۔
چند روز سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ موصوفہ محمد زبیر صاحب کارکن الفضل کی والدہ ہیں۔ احباب سے موصوفہ کے لئے کامل شفایابی کی درخواست دعا ہے۔

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہماری پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جا رہی ہے۔
اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صدر روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔
یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔
اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جا رہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔
(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔
(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔
ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم، اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔
امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم مرزا غلام قادر صاحب آف بھنگالہ حال مقیم کینال پارک منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ جو کہ اپنے چھوٹے بیٹے مکرم مرزا عبدالباسط صاحب محلہ دارالنصر غربی ربوہ کے پاس آئے ہوئے تھے مختصر علالت کے بعد مورخہ 98-7-13 کو بقضائے الٰہی بعمر 85 سال وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔ اسی روز محلہ دارالنصر غربی ربوہ کی بیت اقبال میں بعد مغرب نماز جنازہ مکرم مولوی محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولوی عبدالغفور صاحب نے دعا کروائی۔ انکی بلندی درجات کے لئے احباب دعا کریں۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمود احمد خان صاحب دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ کو مورخہ 98-5-18 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام ردا محمود تجویز ہوا ہے۔ عزیزہ مکرم سلطان محمد خان صاحب آف بہاولپور کی پوتی اور مکرم عبدالحفیظ خان صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو سعادت مند۔ باعمر خادمہ دین بنائے۔

تبدیلی فون نمبر

○ خاکسار کا ٹیلی فون نمبر 2221 تبدیل ہو کر اب 410121 ہو گیا ہے۔
محمد صدیق میمن سابق قائد علاقہ میرپور سندھ

کامیابی

○ مکرم وسیم احمد خان صاحب قائد مجلس ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔
ہماری مجلس ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ کے ایک طفل عزیزم ظہیر احمد ابن مکرم نذیر احمد صاحب نے امسال مقامی سکول قائداعظم پبلک سکول ڈگری گھمناں سے جماعت پنجم کا وظیفہ کا امتحان دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے عزیز نے ضلع بھر کے دیہاتی سکولوں میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی ہے۔
اللہ تعالیٰ عزیز کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

بقیہ صفحہ 1

انجمن احمدیہ میں صبح 8 بجے محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی نے پڑھائی جس میں بزرگان سلسلہ اہل ربوہ اور افراد خاندان حضرت مسیح موعود کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ بعد ازاں بوجہ موصیہ ہونے کے موصوفہ کا جسد خاکی بہشتی مقبرہ لے جایا گیا جہاں تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔
صاحبزادی صاحبہ موصوفہ نے اپنی یادگار ایک بیٹا مکرم ماجد احمد خان اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کے دونوں داماد خدا کے فضل سے واقف زندگی ہیں اور جماعت احمدیہ میں اہم خدمات پر مامور ہیں۔ بڑی بیٹی مکرمہ امتہ الکبیر لئیقی صاحبہ محترم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب نائب وکیل وقف نو کی اہلیہ محترمہ ہیں جبکہ مکرمہ امتہ النصیر نبیلہ صاحبہ محترم سید طاہر احمد صاحب ناظر تعلیم کی اہلیہ محترمہ ہیں۔
محترمہ صاحبزادی صاحبہ کو خلافت احمدیہ سے غیر معمولی وابستگی اور عشق تھا۔ سب خلفاء سے غیر معمولی محبت اور فدائیت کے جذبات رکھتی تھیں۔ مختلف مواقع پر لجنہ اماء اللہ میں دینی خدمات کی توفیق ملتی رہی۔
احباب کرام سے موصوفہ کی مغفرت اور بلندی درجات نیز جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 4

مربیان کرام کا شکریہ ادا کیا۔
علمی و ورزشی مقابلہ جات میں دوم اور سوم آنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے گئے۔
اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم محمد امین صاحب خالد جو مقابلہ تلاوت میں اول آئے تھے۔' نے کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس انصاراللہ کا عہد دہرایا۔ عہد کا جرمن ترجمہ مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب نائب صدر اول مجلس انصاراللہ جرمنی نے دہرایا۔ عہد کے بعد حسب روایت نظم خوانی میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے مکرم رفیق احمد صاحب شاکر نے حضرت اقدس مسیح موعود کا پاکیزہ کلام خوش الحانی سے سنایا۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی اس ہدایت کی یاددہانی کروائی کہ جماعت کے سٹیج پر آ کر کچھ پیش کرنے والے بارلیش ہونے چاہئیں۔ حضور انور نے منتظمین کو اس ہدایت پر سختی سے عمل کرنے کا ارشاد فرمایا۔
اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کو انعامات اپنے دست مبارک سے عطا فرمائے۔ انعامات کی تقسیم سے قبل علم انعامی کی حقدار مجلس Bocholt کے ریجنل ناظم علاقہ کو اپنے دست مبارک سے علم انعامی اور شیلڈ عطا فرمائی۔
اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اختتامی خطاب میں جرمن قوم میں دعوت الی اللہ کے لئے موثر پروگرام بنانے پر زور دیا اور ساری مجلس عاملہ کو اس مقصد کے لئے ذمہ دار قرار دیا۔
آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پرسوز لمبی دعا کروائی جس کے ساتھ ہی اٹھارویں سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ جرمنی کا نئے ایمانی اور روحانی جذبوں کے ساتھ اختتام ہوا۔
(الفضل انٹرنیشنل 10- جولائی 1998ء)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 22-جولائی گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 29 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37 درجے سنٹی گریڈ
23-جولائی غروب آفتاب 7-14
24-جولائی طلوع آفتاب 5-15

عالمی خبریں

بھارت کی اتحادی حکومت سے تامل ناڈو کی سیاست دان جے للیتا سے تامل ناڈو اور کرناٹک کے درمیان پانی کا تنازعہ حل کرنے کے لئے مہلت مانگ لی ہے۔ لیکن اس جھگڑے کی وجہ سے واجپائی حکومت بحران کا شکار ہو گئی ہے۔ اس سلسلے میں بھارتی سپریم کورٹ نے بھی حکومت سے کہا ہے کہ وہ اس جھگڑے کو تین ہفتے کے اندر حل کرے۔

کابل میں غیر ملکی امدادی کارکنوں کی تنظیموں کے خلاف طالبان حکومت کے آپریشن کے نتیجہ میں فرانس امریکہ برطانیہ اور ہالینڈ کے دس امدادی کارکنوں کا قافلہ پاک افغان سرحد طورخم پہنچا جہاں انہوں نے بتایا کہ انہیں بندوق کی نوک پر کابل چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔ لیکن وہ فی الحال پاکستان میں رہیں گے اور جب بھی موقعہ ملا واپس کابل جا کر اپنا کام دوبارہ شروع کریں گے۔

بھارت روس سے تین بحری جنگی جہاز خریدے گا جن پر جدید میزائل نصب ہوں گے اور ان پر جنگی ہیلی کاپٹر بھی رکھے جاسکیں گے روس نے کہا ہے کہ بھارت کو یہ فریگیٹ دو سال تک دے دیئے جائیں گے۔

پاپوانیوگنی میں سمندری طوفان سے مرنے والوں کی تعداد آٹھ ہزار سے زیادہ ہو گئی ہے اور اگر فوری امداد مہیا نہ کی گئی تو مزید آٹھ ہزار سے زیادہ افراد بھوک اور بیماری کی وجہ سے ہلاک ہو سکتے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ طوفانی لہر دس میٹر بلند تھی۔ جب طوفان آیا تو 30 کلومیٹر کا ساحلی علاقہ بھی سمندر کا حصہ معلوم ہوتا تھا۔ اس طوفان کے نتیجہ میں بہت سے دیہات مکمل ڈوب گئے اور ہزاروں افراد لاپتہ ہو گئے۔

نائیجیریا کے صدر جنرل عبدالسلام ابوبکر نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ سال ماہ مئی میں منتخب عوامی حکومت کو سیاسی اقتدار منتقل کر دیا جائے گا۔ اس سلسلے میں نائیجیریا میں فوجی حکمرانی کے دوران نظر بند کئے گئے دس بڑے رہنماؤں کو رہا کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ انتخابات آزادانہ ہونگے۔ لیکن اس سے پہلے امن و امان قائم کیا جائے گا اور ملک سے بدعنوانی کا خاتمہ کیا جائے گا۔ دریں اثناء فوجی حکومت نے 5 بڑی سیاسی پارٹیاں توڑ دی ہیں۔ جس کی وجہ ملک سے سیاسی خلفشار جو بدامنی پیدا کر رہا ہے ختم کرنا بتایا گیا ہے۔

امریکہ نے سربوں کو انتباہ کیا ہے کہ وہ کسوو میں جنگی اقدامات بند کریں اور اس مسئلے کو مذاکرات کے ذریعہ حل کریں۔ دریں اثناء سرب فوج نے مسلمانوں کے دیہات پر حملے تیز کر دیئے ہیں اور ان دیہات پر گولہ باری جاری ہے۔ بعض جنگ زدہ دیہات میں دست بدست لڑائی ہو رہی ہے۔ اور بعض علاقوں میں گھر گھر لڑائی ہو رہی ہے۔ تین دنوں میں علاقے سے مزید 25 ہزار مسلمان نقل مکانی کر چکے ہیں جبکہ ایک لاکھ مسلمان پہلے ہی اس علاقے سے ہجرت کر چکے ہیں۔

چین نے امریکہ کے سیاست دانوں کی چین کے خلاف بیان بازیوں پر اظہار ناراضگی کیا ہے اور کہا ہے کہ تائیوان کے بارے میں چین کی اپنی پالیسی ہے۔ امریکی ایوان نمائندگان کا اس سلسلے میں قرار دادیں پاس کرنا ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت کے مترادف ہے۔

ملکی خبریں

وفاقی حکومت نے اقتصادی بحالی کیلئے پیکیج دے دیا ہے۔ فارن کرنسی اکاؤنٹ ہولڈروں کے لئے مراعات کا اعلان کیا گیا ہے۔ حکومت بانڈز جاری کرے گی۔ بیرون ملک سفر کے لئے 50 فیصد زرمبادلہ سٹیٹ بنک دے گا۔ سٹیٹ بینک کی اجازت کے بغیر دس ہزار ڈالر سے زائد رقم باہر بھیجنے پر پابندی ہوگی۔ بڑی گاڑیوں کی درآمد پر 100 فیصد ڈیوٹی ہوگی۔ سفر و تعلیم کیلئے فارن کرنسی بحال کر دی گئی ہے۔ منجمد کھاتوں پر 10 سال تک بانڈز ملیں گے۔

سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ ایمرجنسی کیوں لگائی گئی؟ حکومت مطمئن کرے۔ چیف جسٹس آف سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ ایٹمی دھماکوں کے بعد وزیر اعظم نے خود کہا تھا کہ اب بھارت کو پاکستان پر حملے کی جرات نہیں ہوگی۔ تو پھر ملکی سالمیت کو کیا خطرہ تھا۔ جسٹس ناصر اسلم نے کہا ہے کہ وزیر اعظم کا یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ ایمرجنسی ناگزیر ہو چکی ہے۔ مواد پیش کرنا ضروری ہے۔

ڈپٹی سپیکر سندھ کے خلاف مسلم لیگ نے تحریک عدم اعتماد جمع کرادی ہے۔ سندھ کا آئینی بحران سنگین ہو گیا ہے۔ ایم کیو ایم آزمائش میں پڑ گئی ہے۔ پیپلز پارٹی پہلے ہی سپیکر کے خلاف تحریک عدم اعتماد جمع کرا چکی ہے۔ حکومت نے اسمبلی میں کالاباغ ڈیم کے خلاف قرارداد کی منظوری رکوانے کیلئے ڈپٹی سپیکر جلال محمود شاہ کے خلاف تحریک جمع کرائی ہے۔ وزیر اعلیٰ لیاقت جتوئی اور مسلم لیگی ایم پی اے علیم عادل شیخ کے درمیان "جنگ" میں بھی شدت آگئی۔ صوبہ بھر میں یوتھ ونگ کے رہنماؤں کی گرفتاری کیلئے چھاپے مارے گئے۔ 35 گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

لاہور ہائی کورٹ نے حکومت کو عدالت کے ملکیتی اثاثے بیچنے سے روک دیا ہے۔ اس کے لئے چیف جسٹس کی اجازت حاصل کرنی ضروری ہے۔ حکومت نے اپنی سکیم کے تحت سرکاری اراضی فروخت کر کے رقوم انہی علاقوں کی ترقی پر خرچ کرنا تھی۔

وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ نہ استعفیٰ دیا ہے اور نہ وزیر اعظم نے مانگا ہے۔ افواہیں بے بنیاد ہیں۔

جیولری کی صنعت پر عائد سیلز ٹیکس کے خلاف ملک بھر میں صرافہ برادری نے اپنا احتجاج جاری رکھتے ہوئے اپنی دوکانیں نہیں کھولیں۔ لاہور کے جیولرز نے اسمبلی ہال کے سامنے دھرنا دیا۔ اسلام آباد، راولپنڈی، خانیوال، بوریوالہ، ملتان، ٹوبہ ٹیک سنگھ، بہاولپور، ڈسکہ، خانیوال سمیت جیولرز اور کیمسٹس نے ہڑتال کی۔

لاہور کے ٹاپ 20 اشتہاریوں کے سروں کی قیمت 90 لاکھ مقرر کی گئی ہے۔

احتساب بیورو کے سربراہ سیف الرحمان نے کہا ہے کہ سوئس عدالت نے زرداری کی کرپشن کے ثبوت فراہم کر دیئے ہیں۔ عدالت نے بینظیر بھٹو اور زرداری کی بدعنوانی کے شواہد پر مشتمل فائلیں ہمیں دے دیں ہیں اس سے ہمارا کام آسان ہو گیا ہے۔

پاکستان اور امریکہ میں ایٹمی علاقائی سلامتی کے معاملات پر مذاکرات شروع ہو گئے ہیں۔ امریکی نائب وزیر خارجہ ٹالبوٹ کی قیادت میں اعلیٰ سطحی امریکی وفد نئی دہلی میں بات چیت کے بعد اسلام آباد پہنچ گیا ہے۔

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
☎ 211158 (گلی کے اندر)

ریفریجریٹرز • ڈی فریزرز • ائیر کنڈیشنرز
ڈیلرز • واشنگ مشین • ٹی وی
نیشنل الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ اپنیالہ گراؤنڈ
☎ : 7223228
7357309
لاہور

اک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النّاصِر
معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم
جیولرز
میاں عبدالکریم غیور
فون نمبر: 6325511
6330334
بازار فیصل، کریم آباد چورنگی
کراچی